ہر ہفتہ واہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGIS. L. No 352

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہل حدیث

امرتسر ۵ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ؎

والیان ریاست سے ۔ ؎

روسا اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام طبقہ لوگوں سے ۔ ؎

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت منیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے ۔ جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام منیجر ہونی چاہئے ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

بعض دوستوں کے ذریعہ ہم کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ بعض علماء (خدا ان پر رحم کرے) کسی خاص وجہ سے تفسیر القرآن عربی پر علماء سے فتوی حاصل کرتے ہیں بلا سے اگر وہ ایسا کرتے ۔ کہ تفسیر مفتی کے ہاتھ میں دیکر اوس پر لکھاتے تو کوئی بات نہ تھی مگر چونکہ ایسا کرنے سے انکی مراد پوری نہ ہوگی اس لئے وہ ایسا تو نہیں کرتے بلکہ محض اخفائے حق کرنے اور اپنا اندرونی کینہ جو ہمعصری کو لازمی ہے نکالنے کو انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ چند متفرق مقامات سے عبارات لکھکر جنکا نہ شروع دکھلاتے ہیں نہ اخیر بلکہ صرف درمیان سے ایک آدھ فقرہ لیکر لا تقربوا الصلوٰۃ کی طرح دکھا دیتے ہیں پھر ان مفتیوں کو اجازت نہیں ہوتی کہ اس استفتاء کے کاغذ کو ایک منٹ بھی اپنے پاس رکھ سکیں اور غور کریں اور سخت ہوکر بحلف وعدہ لیا جاتا ہے ۔ کہ مصنف کو معلوم نہ ہو ۔ پھر اس طرف پر

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مولوی چکڑالوی کا دعویٰ ہے۔ کہ تمام مسائل اسلامیہ قرآن شریف سے نکلتے ہیں۔ چنانچہ اسی بنا پر وہ حدیث نبوی سے منکر ہیں۔ کہ اس کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے اونکو بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ مگر اس دل گردے کے آدمی نے سب کو نباہا۔ بڑا بھاری سوال اون پر وارد ہوا۔ کہ نماز کی ترتیب بہیئت موجودہ قرآن شریف سے بتلاؤ۔ یعنی یہ بتلاؤ۔ کہ رکوع۔ سجود۔ قعدہ رکعات وغیرہ قرآن شریف میں بصورت موجودہ کہاں ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف اتنا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ رکوع کرو۔ سجدہ کرو۔ وغیرہ مگر تفصیل سے نہیں بتلایا بلکہ رسول خدا کے طریق پر سپرد کیا گیا اور فرمایا۔ کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ یعنی ہمارا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔ پس تم اسکے مطابق کام کرو۔ ایسے مشکل سوال کے جواب میں مولوی چکڑالوی نے ایک رسالہ صلوٰۃ القرآن لکھا جسپر مفصل ریویو اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اس رسالہ کو بھی ناکافی جان کر ایک رسالہ برہان القرآن مفصل لکھا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے جی کھول کر اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یعنی یہ بتلانا یا ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ نماز کی ترتیب بہیئت موجودہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ یوں تو ہم بھی مولانا صاحب کے علم و فضل کے قائل ہیں خاصکر قوت استدلال تو ماشاء اللہ بہت ہی اعلےٰ درجہ پر ترقی کی ہوئی ہے۔ ناظرین کے اطمینان خاطر کو ہم ایک دو مثالیں آپکی قوت استدلال کی بتلاتے ہیں آپ پر سوال ہوا۔ کہ اگر قرآن مجید میں کل مسائل موجود ہیں تو کتے بلے اور گدھے کی حرمت قرآن شریف سے ثابت کیجئے۔ اسپر ہمارے شیر دل نے وہ ہمت دکھائی۔ کہ صاف ہی قرآن سے اپنا مطلب بتلایا کتے کی حرمت کی بابت تو آیت صاف سے مطلب ثابت کیا فرماتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے الخنزیر حرام کیا ہے۔ خنزیر کے معنے تو سور کے ہیں۔ مگر اسپر جو ال ہے اسکے معنے کتے وغیرہ کو شامل کرتا ہیں کیونکہ ال جنسی ہے۔ مگر کون پوچھے کہ مولانا ال جنسی تو اپنے افراد کو شامل ہوتا ہے نہ کہ غیر جنس کو۔ مگر یہ کیا غضب ہے۔ کہ یہ ال ہے تو خنزیر پر لیکن شمول اس کا کتے کو۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ یہ تو ایسا ہوا۔ کہ **الانسان** بولکر بھیڑ بکری مراد لی جائے۔ اسی طرح گدھے کی حرمت کا ثبوت جناب نے بڑی تلاش سے دیا۔ کہ خدا فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا

یعنی جو لوگ الٰہی کتاب پر عمل نہیں کرتے۔ وہ گدھے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ گدھا حرام ہے۔ کیونکہ یہ تشبیہ ہی بتلا رہی ہے کہ گدھا حرام ہے۔ اسپر کوئی ہے کہ مولانا کی خدمت میں عرض کرے کہ حضرت یہ تشبیہ تو اُن کی بیوقوفی اور جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ گدھا اپنی بیوقوفی میں مشہور ہے جیسا شیر اپنی بہادری میں معروف۔ اگر ایسی ہی تشبیہات سے کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے تو گائے۔ بھیڑ۔ بکری بھی حرام ہوں گی۔ کیونکہ کفار کو خدا نے انعام سے تشبیہ دی ہے۔ غور سے پڑھو۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ (یہ تو صرف چارپایوں کی طرح ہیں) پس بتلائیے۔ یہ تشبیہ کیا بتلا رہی ہے۔

افسوس ہم اصل مطلب سے دور نکل گئے ہمنے چاہا تھا۔ کہ آپ کے رسالہ کمال پر ریویو کریں۔ خاصکر اس مضمون پر جو دو تین جگہ [illegible] کے متعلق آپ نے بڑی سختی سے اعتراضات کئے ہیں۔ مگر سردست ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہم بھی آپ سے ایک سوال پوچھیں۔ غالباً وہ سوال ایسا ہوگا۔ کہ اس سے پہلے کسی نے آپ پر کیا ہو۔ یا ہماری نظر سے گذرا ہوگا۔

آپ کا دعویٰ ہے۔ کہ جو مسئلہ اسلامی ہے۔ وہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ اور جو قرآن شریف میں نہیں۔ وہ اسلامی نہیں۔ اس لئے بڑی امید سے التماس ہے۔ کہ ڈاڑھی مونچھ رکھنے کا حکم قرآن شریف میں کہاں ہے۔ اگر ہے تو پتہ دیجئے۔ نہیں تو صفایا کرا دیجئے ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ ہمارے مکرم دوست بابا چٹو جو محض اپنے اخلاص اور نیک نیتی سے اہل قرآن بنے ہیں وہ ضرور ہی اس سوال پر غور کرکے

ahmadimuslim.de

نہیں تو نہیں - خدا فرماتا ہے - لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے رسول علیہ السلام تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہو - پس تم اُن کے مطابق کام کرو -

سوال رسالت اور نبوت میں کیا فرق ہے - الہام اور وحی میں کیا فرق ہے - مشرکوں (مثل ہنود - خاکروب وغیرہ) کا مسجد میں داخل ہونا کیسا ہے؟ محمد ابراہیم از کوٹلی مہاراں ضلع سیالکوٹ -

جواب ۱ رسالت اور نبوت میں قرآن و حدیث کی رو سے تو کوئی فرق نہیں - لغت میں بھی تمیز نہیں - البتہ علمائے عقائد کہتے ہیں کہ رسول صاحب شریعت مستقلہ ہوتا ہے - اور نبی عام ہوتا ہے - لا بشرط شی یعنے رسول اور نبی میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے مگر اس فرق کرنے میں اُن کو کئی طرح کی مشکلات آتی ہیں مثلاً حضرت اسمعیل علیہ السلام کو صاحب شریعت نہیں کہتے - مگر قرآن شریف میں انکو رسولاً نبیاً کہا گیا ہے - اس لحاظ سے یہ فرق کرنا خواہ مخواہ مشکلات کو اپنے ذمے لینا ہے -

(۲) الہام اور وحی میں بھی کوئی فرق نہیں - فرق صرف اُن کے مراتب کا ہے مثلاً نبی کا الہام اور وحی اعلےٰ درجہ کے ہیں جیسے وہ خود ہیں غیر نبی کا الہام اور وحی اُسی درجہ کی ہے - جس درجہ کا وہ خود ہے جیسے الہام کی بابت عام طور پر فرمایا : - أَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ایسا ہی أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ اور أَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ فرمایا ہاں یاد رہے - کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وحی اور الہام کے ذرائع بھی اور ہوتے ہیں جو عوام کے نہیں ہوتے - اسی لئے نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر ہیں اور غیر نبی کے الہام اور وحی سے منکر کافر نہیں -

سوال - ایک ظالم اپنی عورت کو بلا سبب از حد تکلیف دیتا ہے - کھانا کپڑا بھی نہیں دیتا - اور اس شخص کے چال چلن بھی اچھے نہیں عورت کو اُس کے پاس رہنے میں جان کا خوف ہو - مالک طلاق بھی نہ دیتا ہو - اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا وہ عورت تمام عمر یونہی بیٹھی رہے - یا کبھی اُس کے نکاح سے باہر بھی ہو سکتی ہے - (میر مصطفے - از ناگپور)

جواب - مسمات مذکورہ اپنے شہر کے کسی نیک بخت متقی عالم سے طلاق کا فتویٰ لیکر بعد عدت نکاح ثانی کر سکتی ہے - قرآن شریف میں حکم ہے - وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا - یعنے عورتوں کی تکلیف رسانی کے لئے مت روک رکھا کرو - بلکہ فرمایا - عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ اچھی اُن سے نیک برتاؤ کیا کرو - شرح وقایہ میں ہے - اما عند الشافعی فالقاضی یفرق بینہما لانہ لما عجز عن الامساک بالمعروف تنوب القاضی منابہ فی التسریح بالاحسان (یعنے جو خاوند محتاج ہو - عورت کو نان و نفقہ نہ دے سکے اُس کی عورت کو قاضی خاوند سے جدا کر دے - یہ امام شافعی کا مذہب ہے) اسپر صاحب شرح وقایہ لکھتے ہیں : - اصحابنا لما شاھدوا الضرورۃ فی التفریق استحسنوا ان تنصب القاضی نائباً شافعی المذہب یفرق بینہما (باب النفقہ) یعنے علمائے حنفیہ نے بھی یہ امر پسند کیا ہے - کہ قاضی دونوں میں جدائی کر دے اور اگر قاضی حنفی مذہب کا ہو - تو اپنا نائب شافعی المذہب کو مقرر کر کے تفریق کراوے +

یہ حکم اُس صورت کا ہے کہ خاوند نادار مفلس قلاش ہو - چہ جائیکہ دانستہ تکلیف دیتا ہو - تو ایسے ظالم کے لئے تو بطریق اولیٰ یہی حکم ہے - چونکہ آج کل ایسا قاضی کوئی نہیں جو اسلامی احکام میں دست اندازی کر سکے لہٰذا کسی دیندار عالم سے فتویٰ لیکر فیصلہ کیا جاوے - لیکن قانون کا بچاؤ ہر حال مقدم ہے +

سوال ایک شخص نے قربانی کیلئے ایک بکرا خریدا چند یوم بعد معلوم ہوا - کہ بکرا مذکور فروخت کنندہ چرا کر فروخت کر گیا ہے عدالت تک نوبت پہنچی - عدالت کو شہادت ٹھیک ٹھیک نہ ملی - اس لئے عدالت نے بکرا واپس دیا - اب اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں - شیخ عبداللہ از رڑکی ملاں ضلع ہوشیارپور)

جواب اگر مشتری (خریدار) کو بطور خود معلوم ہے کہ بکرا چوری کا ہے تو قربانی نہ کرے اور اگر اسکو معلوم نہیں - تو عدالت کے فیصلہ پر بنا کر کے قربانی جائز ہے - والعلم عند اللہ

سوال ضروری قابل ملاحظہ : - مشہور حدیث ہے کہ امت محمدیہ ۷۳ فرقے ہوں گے اُن میں سے ایک ناجی ہوگا - جسپر میں (رسول پاک) اور صحابہ ہیں اب ہر ایک فرقہ اپنے آپکو سمجھتا ہے کہ میں ہی اُسپر ہوں اور ہر ایک ص

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں ہمارے دوستوں کے پاس ایک قلمی قرآن شریف ہے جو ۵- ربیع الثانی ۱۰۱۱ھ کا لکھا ہوا ہے۔ نہایت صاف اور خوشخط دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے۔ پتہ (مولوی خیرالدین کٹرہ کرم سنگھ کوچہ ساہلاں) کسی صاحب کے پاس اس سے پہلے کا ہو۔ تو مطلع کریں

ایک صاحب نے علاقہ مدراس سے اخبار وکیل امرتسر میں ایک کھلی چٹھی بنام مولوی نذیر احمد خاں صاحب دہلوی کے چھپوائی ہے کہ اردو میں خطبے تصنیف کریں۔ انکو شائد معلوم نہیں کہ مولانا حمید اللہ صاحب لکھنوی سرادہ ضلع میرٹھ نے اس مضمون پر ایک کتاب خطبۃ التوحید مدت کی چھپوائی ہوئی ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔ قیمت بھی شائد کچھ آنے ہی ہے۔

روس و جاپان کی جنگ برابر جاری ہے خشکی پر بھی جاپان غالب ہو **غنیمت** ہے کہ اس ہفتہ میں ۱۶- اپریل کے اخبار البدر میں مرزا قادیانی کے معتقدین الہام سننے میں آئے ہیں۔ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ کردینا۔ لے تیرا خانہ دشمن کو ویران کردیا۔ اجرتعن الناس۔ ہم ہر دیکھتا ہوں اور دہر تو ہی تو ہے۔ (مضمون درستی قابل)

قبول اسلام ترن تارن ضلع امرتسر میں ۱۵- اپریل کو ایک شخص مسمی سنت سنگھ راج اپنی بیوی- ہمشیرہ اور لڑکے کے مسلمان ہوا نام عبداللہ- بدرالدین- عمر بی بی اور عائشہ بی بی رکھے گئے-

جامع مسجد مہابت خاں شہر پشاور میں بھی مذکورہ تاریخ پر چار کس مشرف باسلام ہوئے- نام نور محمد- فاطمہ بی بی عائشہ بی بی غلام محمد رکھے گئے افسوس عبدالغفور نامی کسی کا کیوں نہ رکھا گیا؟

۱۴- اپریل کا مباحثہ روڑ پر میں ملتوی رہا- کیونکہ آریہ چاہتے تھے کہ مسلمان صرف چالیس کس شریک مباحثہ ہوں جو خلاف قرار داد تھا- کیونکہ معاہدہ تھا- کہ مکان وسیع ہو جہاں جو کوئی چاہے آئے +

جنگ روس و جاپان (۱۳- اپریل) پچھلے اتوار کو دریائے یالو پر کشتیوں میں ایک مقابلہ ہوا- جو ۲ گھنٹے تک رہا- جاپانی افسر کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں جاپانی کوئی نہیں مرا- ایک روسی جنگی جہاز بندہ آرتھر میں ڈوب گیا چار کے سوا تمام اہل جہاز غرق ہو گئے- گرانڈ ڈیوک سائرل بھی بچ تو گیا مگر زخمی ہو کر- ایک اور بڑی بھاری بحری لڑائی میں روسی کا پسپا ہوئے امیر البحر مکارف کے قید ہو جانیکی بھی افواہ ہے اور جہاز مذکور پر ڈوب جانیکی بھی- جاپانیوں نے بندر آرتھر پر پھر ایک حملہ کیا تھا مگر پسپا ہوئے- قصبہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا- روسی بیڑہ اور قلعوں کا نقصان بیان نہیں کیا گیا (بعد کی خبر) امیر البحر مکارف بمعہ سٹاف ڈوب گیا اس جہاز میں کو بیس آدمی بچے- ڈیوک مذکور سخت زخمی ہوا- اسکا بھائی ایک اور جہاز سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا- اس جہاز کے غرق ہونیکی اطلاعیں ملتی ہیں جاپانی بیڑہ اسوقت لیاؤ ٹنگشان میں ہے زار نے مکارف کی بیوہ کو پیام ہمدردی کا ہے- کل بحری چرچ میں اسکے لئے دعا مانگی جاویگی ۱۲- تاریخ کو ایک روسی کمپنی دیمبر کے مغرب میں دریائے یالو کو عبور کرنا چاہتی تھی- جاپانی کمپنی نے اسکو مار ہٹایا- ۲۰۰ روسی ہلاک ہوئے اور بہی چند چھوٹی چھوٹی روسی پارٹیاں دریا پار جانے کی کوشش کرتی ہوئیں پسپا کی گئیں (۱۴- تا) مکارف کی موت پر قیصر جرمنی نے زار کو تار دیا ہے- کہ اسکا ہمیں بھی ویسا ہی غم ہے جیسا آپکو- برٹش پریس کا لہجہ بھی اس حادثہ پر ہمدردی آمیز ہے- پارلیمنٹ انگلستان کی رائے میں اس صدمہ کا روس پر اتنا اثر نہ ہوگا- جتنا گذری جنگ میں اسی قدر نقصان سے ہوتا ۱۳ کو بندر آرتھر میں روسی و جاپانی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہوا- غنیم نے روسی قلعوں پر ۲ گھنٹہ گولہ باری کی اور لوٹ گئے- ادھر سے خاموشی رہی غرق شدہ روسی جہاز میں سات سو آتے تھے- روسی افواج کی بحری کمان عارضی طور پر امیر البحر الکسیف کریگا- روس کا ایک اور جنگی جہاز غنیم نے غرق کر دیا- اور ایک تباہ کن بھی- جاپانی صرف ایک زخمی ہوا- مکارف کی دعائے مغفرت میں زار و زارینہ دونوں شامل تھے- جب تک دعا ہوتی رہی- شہنشاہ روس برابر روتے رہے- تمام پایہ تخت روس ماتمکدہ بن رہا ہے- خوشی کے مشغلے سب بند ہیں روسی جنگی جہاز کے نقصان کی پایہ تخت روس کے سرکاری پیغاموں سے بھی تصدیق ہوتی ہے- (۱۵- تا) مکارف کی جگہ بیڑہ بحر بالٹک کا کمانڈر تعینات ہوا ہے- امیر البحر الکسیف روانہ موگڈن ہوا- ایک اور بحری جنگ پچھلے

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de